ناشکری

نعمتوں کے زوال کا سبب



مُصنّف

داعیٔ کبیر حضرت مولانا محمد شاکر نوری

(امیر سنّی دعوتِ اسلامی)



پیش کش

ادارہ معارفِ اسلامی

۱۳۲، کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳

ناشر

مکتبہ طیبہ

۱۲۶، کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳

ناشکری

نعمتوں کے زوال کا سبب

مصنف:
عطائے مفتی اعظمِ ہند حضرت حافظ وقاری
مولانا محمد شاکر نوری
(امیر سنّی دعوتِ اسلامی)

پیشکش:
ادارۂ معارف اسلامی
۱۳۲ / کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی۔ ۳

ناشر:
مکتبۂ طیبہ
۱۲۶ / کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی۔ ۳

نام کتاب	: **ناشکری: نعمتوں کے زوال کا سبب**
مصنف	: حضرت حافظ وقاری مولانا محمد شاکر نوری (امیر سنّی دعوتِ اسلامی)
صفحات	: ۵۶
نظر ثانی	: مولانا عبداللہ اعظمی نجمی، مولانا جاوید رضا نجمی، مولانا سید سفیان نجمی
کمپوزنگ	: مولانا غلام مصطفیٰ آغا نجمی
اشاعت اول	: بموقع عالمی سالانہ سنّی اجتماع ۲۰۱۸ء
تعداد	:
ناشر	: مکتبہ طیبہ، ۱۲۶ر کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی۔ (فون:23451292)
قیمت	:

ملنے کے پتے:

مکتبۂ طیبہ: دارالعلوم برکاتِ خواجہ، آمود، ضلع بھروچ، گجرات۔ فون:9427464411

مکتبۂ طیبہ: ہاشمی مسجد، نزد کولپیٹھ، ہبلی، ضلع دھارواڑ، کرناٹک۔ فون:8904008082

مکتبۂ طیبہ: مسجد یارسول اللہ، ایم ایس نوری چوک، مالیگاؤں۔ فون:9145545480

مکتبۂ طیبہ: شاخ سنّی دعوتِ اسلامی، مڈگاوں، گوا۔ فون:9422446746

نیو سلور بک ایجنسی: فینسی محل، محمد علی روڈ، ممبئی۔ ۳۔ فون:9323406784

ناز بک ڈپو: فینسی محل، محمد علی روڈ، ممبئی۔ ۳۔ فون:9322255763

اقرا بک ڈپو: ۳۰ر بی، نور منزل، محمد علی روڈ، ممبئی۔ فون:8080270400/23410140

فہرست مضامین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فطرتِ انسانی میں یہ بات موجود ہے کہ اسے جب کسی کی جانب سے کوئی من چاہی یا کوئی فائدہ مند چیز حاصل ہوتی ہے تو وہ اس کریم شخص کا شکریہ ادا کرتا ہے، اس کے اس احسان کو کبھی فراموش نہیں کرتا ہے اور وقتاً فوقتاً اس کا ذکر خیر کرتا رہتا ہے۔ ایسا ہونا بھی چاہیے کیوں کہ شکر گزاری ایک ایسی صفت ہے جس کے بندۂ مومن میں ہونے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ۔ (سنن الترمذی، ج:۴ ص ۳۳۹)

ترجمہ: جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ عزوجل کا شکر ادا نہیں کیا۔

جس اسلام نے لوگوں کی جانب سے کیے گئے احسانات اور بھلائیوں پر ان کی شکر گزاری اور احسان فراموشی نہ کرنے کا مطالبہ کیا ہے، حالاں کہ ان کی بھلائیاں اور احسانات محصور اور متناہی ہوا کرتے ہیں، وہ ذات باری تعالیٰ کی شکر گزاری کا حکم کیسے فراموش کرتا؟ لوگوں کی جانب سے کی جانے والی بھلائیاں محدود، فانی اور ختم ہونے والی ہیں، جب کہ اللہ رب العزت نے انسان کی ہر حاجت کے مطابق اسے تمام نعمتیں عطا فرمائی ہیں، دینی، دنیوی، فانی اور باقی ہر قسم کی نعمتوں کا تاج انسان کے سر پر رکھا، اس قدر نعمتیں عطا فرمائیں کہ ارشاد فرمایا:

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْهَا ○ (سورۂ نحل، آیت:۱۸)

ترجمہ: اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو، تو انھیں شمار نہیں کر سکو گے۔

انسان ہر لمحہ اللہ رب العزت کی عطا کردہ نعمتوں کا محتاج ہے، ایک آن بھی اس کی نعمتوں کے بغیر کسی کے وجود کا بحال رہنا محال ہے۔ لہٰذا جب اللہ تعالیٰ نے اتنی نعمتیں عطا فرمائیں جن سے انسان اپنی زندگی میں ایک لمحہ بھی بے نیاز نہیں رہ سکتا تو بندے کو چاہیے کہ

اپنے رب تعالیٰ کا ہر حال میں شکر گزار بن کر رہے، ہر حال میں دل و زبان اور اپنے اعضائے جسم سے اس کا شکر بجالائے اور کبھی اس کی ناشکری نہ کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا○ (سورۂ دہر، آیت:۳)

ترجمہ: بے شک ہم نے اسے راہ بتائی یا حق مانتا یا ناشکری کرتا۔

یعنی اللہ رب العزت نے ظاہری و باطنی حواس عطا کرنے کے بعد انسان کو دلائل قائم کرکے، رسول بھیج کر اور کتابیں نازل فرما کر ہدایت کا راستہ دکھایا، اب چاہے وہ ایمان قبول کرکے شکر گزار بنے یا کفر کرکے ناشکری کرنے والا بنے۔

اس آیت سے پتا چلتا ہے کہ اللہ رب العزت نے انسان کے لیے ہدایت پانے کے مختلف ذرائع بھیج کر اسے راہ حق کی جانب آنے کے لیے آسانیاں پیدا فرمائیں اور ہدایت یافتہ کو شکر گزار سے تعبیر فرمایا کہ جو کوئی مومن ہوگا وہ شکر گزار ضرور ہوگا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جنت کی لالچ میں عبادت کرنے والے تاجر ہیں، دوزخ کے خوف سے عبادت کرنے والے عبد ہیں، مگر شکر کی وجہ سے عبادت کرنے والے اَحرار ہیں۔ (مرأۃ المناجیح، ج:۲ص:۴۴۹)

شکر کا معنی اور تعریف

لفظِ شکر متعدد معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے:

۱) احسان ماننا۔ ۲) سپاس۔ ۳) احسان مندی۔ (فیروز اللغات،ص:۸۴۵)

شکر کی مختلف تعریفات ہیں:

حضرت میر سید شریف جرجانی اپنی کتاب ''التعریفات'' میں فرماتے ہیں:

اَلشُّكْرُ الْعُرْفِيُّ هُوَ صَرْفُ الْعَبْدِ جَمِيْعَ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ بِهٖ عَلَيْهِ مِنَ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَ غَيْرِهِمَا اِلٰى مَا خُلِقَ لِاَجْلِهٖ۔ (التعریفات، ج:۱ص:۱۲۸)

ترجمہ: اصطلاح میں "شکر" یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا کردہ سماعت وبصارت وغیرہما نعمتوں کو ان کاموں میں صرف کرے جن کے لیے وہ پیدا کیے گئے ہیں۔

تفسیر نعیمی میں ہے:

اصطلاح میں نعمت کے سبب منعم (نعمت عطا کرنے والے) کے اظہارِ عظمت کو شکر کہا جاتا ہے۔ (تفسیر نعیمی، ج:۲،ص:۷۱)

شکر کی حقیقت

شکر کا مقام بہت بلند ہے اور اس کا درجہ اس قدر اعلیٰ ہے کہ ہر شخص اس بلند درجے تک نہیں پہنچ سکتا۔ خود اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ○ (سورۂ سبا، آیت:۱۳)

ترجمہ: اور میرے بندوں میں کم ہیں شکر والے۔

دین کے تمام مدارج دراصل تین ہیں:

(۱) علم (۲) حال (۳) عمل، لیکن ان تینوں کی اصل علم ہے۔ اس سے حال پیدا ہوتا ہے اور حال سے عمل پیدا ہوتا ہے۔

شکر کا علم یہ ہے کہ بندہ یہ جانے اور پہچانے کہ جو نعمت اس کو ملی ہے اس حقیقی انعام کرنے والے خدا کی جانب سے ملی ہے، کسی اور کا اس میں بالکل عمل دخل نہیں ہے، اس لیے کہ جب تک اس کی نظر وسیلے اور اسباب پر رہے گی اس کا شکر ناقص ہے۔ حال، دل کی اس خوشی کا نام ہے جو نعمت پا کر حاصل ہوتی ہے اور عمل یہ ہے کہ نعمت پانے کے بعد اسے ایسے کام میں صرف کیا جائے جس میں خدائے تعالیٰ کی رضامندی ہے۔

شکر کا حکم

نعمتِ خداوندی کے عوض بندے پر اللہ رب العزت کا شکر بجالانا واجب اور ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ (سورۂ بقرہ، آیت: ۱۷۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔ امام رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم لوگ واقعی محض اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے ہو اور اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ حقیقی منعم بھی وہی ہے تو تم پر ضروری ہے کہ تم اللہ رب العزت کا شکر بجالاؤ۔ (تفسیر رازی، ج:۵ ص:۱۹۱)

شکر سے متعلق آیات قرآنیہ

قرآن مقدس میں بہت سے مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو شکر گزاری کا حکم فرمایا ہے اس لیے کہ حقیقی معنوں میں وہی اس بات کا حق دار ہے کہ بندے اس کا شکر ادا کریں، اس کی عبادت و ریاضت اور تسبیح و تہلیل سے شکر گزاری کریں، کیوں کہ مخلوق میں سے کوئی بھی اس کی نعمت و رحمت سے بے نیاز نہیں ہے، ہر کوئی اسی کا محتاج ہے اور وہ سب سے بے نیاز۔

یہاں شکر سے متعلق چند آیاتِ مقدسہ پیش کی جاتی ہیں:

شکر کا مطالبہ اور ناشکری سے بچنے کا حکم

کسی کی جانب سے محض نعمت کا یا کسی مفید چیز کا حاصل ہو جانا ہی اس بات کا متقاضی ہوتا ہے کہ اس احسان کرنے والے کا احسان مان کر اس کا شکر بجالایا جائے۔ لوگوں کی حالت یہ ہے کہ مخلوق کی جانب سے ملنے والے ادنیٰ سے ادنیٰ منافع پر اس کے دن بھر گن گاتے ہیں،

لیکن جس منعم حقیقی نے ہر چہار جانب نعمتوں کے انبار لگا دیے ہیں آج اسی کی شکر گزاری اور اسی کی احسان شناسی سے دور ہیں۔ ارشاد باری ہے:

فَاذْكُرُونِيٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ○

(سورۂ بقرہ، آیت: ۱۵۲)

ترجمہ: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔

کیا اس سے بڑھ کر بھی بندے کی کوئی عزت افزائی ہو سکتی ہے کہ اس کا خالق و مالک اس کو اپنی یاد سے سرفراز فرمائے؟ جو لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہتے ہیں انھیں یہ سعادت حاصل ہوتی ہے کہ ان کا رب خود انھیں یاد فرماتا ہے۔ بندہ جب شکر گزاری کر کے رب تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندے کا اپنی شان کے مطابق ذکر فرماتا ہے۔

حدیثِ قدسی ہے: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَأَنَا مَعَهٗ إِذَا ذَكَرَنِيْ فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَإٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَإٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَّإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً۔ (صحیح البخاری، ج:۸ ص:۱۲۱)

ترجمہ: میرا بندہ جیسے مجھ سے گمان رکھتا ہے ویسا ہی میں اس کے ساتھ برتاؤ کرتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، پس اگر وہ مجھے دل میں یاد کرے میں بھی اسے ایسے ہی یاد کرتا ہوں اور اگر مجمع عام میں یاد کرے تو میں اس سے بہتر مجمع میں اسے یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک ہو تو میری رحمت ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتی ہے۔ اگر وہ ایک ہاتھ میرے نزدیک ہو تو میری رحمت ایک قدم اس کے قریب ہو جاتی ہے۔ اگر وہ چل کر میری طرف آئے تو میری رحمت دوڑ کر اس کا استقبال کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہی اس کا شکر ادا کرتے ہیں

یوں تو ہر عاقل بندے پر ضروری ہے کہ جس رب کریم نے اسے بے شمار عظیم نعمتیں عطا کی ہیں اس کے حوالے سے یہ اعتقاد رکھے کہ وہی اعلیٰ درجے کی تعظیم وتکریم کا مستحق ہے اور اسی کی عبادت وریاضت کرکے اس کا شکر بجالانا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ (سورۂ بقرہ، آیت: ۱۷۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو۔

اس آیت کے تحت علامہ رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر واقعی یہ بات درست ہے کہ تم اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے ہو اور اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ وہی منعم حقیقی ہے اس کے علاوہ کوئی بذاتہٖ کچھ نہیں دے سکتا تو تمھیں چاہیے کہ تم عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ ہر اعتبار سے اس کا شکر واحسان مانو۔ (تفسیر رازی، ج:۵ ص:۱۹۱)

اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو عذاب نہیں دیتا

جو لوگ اللہ رب العزت کو حقیقی معبود مانتے ہوئے اس کی عبادت کرتے ہیں اور اس کی عطا کردہ نعمتوں کا دل وزبان اور اپنے اعضائے جسم سے شکر ادا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں اپنے عذاب سے پناہ میں رکھتا ہے۔ فرمانِ قرآن ہے:

مَا یَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِیْمًا ۝ (سورۂ نسا، آیت: ۱۴۷)

ترجمہ: اللہ تمھیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم حق مانو اور ایمان لاؤ اور اللہ ہے

صلہ دینے والا جاننے والا۔

کسی کو عذاب میں مبتلا کرنے سے نہ اللہ رب العزت سے کوئی تکلیف دور ہوتی ہے اور نا ہی کسی کو اپنے عذاب سے پناہ دینے میں اسے کوئی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔کیوں کہ اللہ رب العزت بذاتہٖ تمام نقائص اور حاجات سے منزہ ومبرہ ہے۔

جو لوگ ایمان نہیں لائے یا ایمان تو لائے لیکن شکر ادا نہیں کرتے انھیں عذاب دینے میں کوئی ایسی مصلحت نہیں جس کا فائدہ اللہ رب العزت کو پہنچے، بلکہ اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ مکلفین کو ایمان لانے اور اعمال صالحہ کرنے پر ابھارا جائے اور برے اعمال سے بچایا جائے۔گویا مذکورہ آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ اگر تم اعمال صالحہ کرو اور منکرات سے بچو اور اللہ کا شکر ادا کرو تو یہ بات اللہ تعالیٰ کی شایان شان نہیں کہ تمھیں عذاب سے دو چار کرے۔بلکہ اللہ رب العزت نے تو شکر گزاروں کے لیے اپنی جانب سے جزاے خیر دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ○ (سورۂ آل عمران، آیت: ۱۴۴)

ترجمہ: اور کوئی جان بے حکمِ خدا مر نہیں سکتی، سب کا وقت لکھا رکھا ہے اور جو دنیا کا انعام چاہے ہم اس میں سے اُسے دیں اور جو آخرت کا انعام چاہے ہم اس میں سے اُسے دیں اور قریب ہے کہ ہم شکر والوں کو صلہ عطا کریں۔

بندوں میں بہ نسبت شکر کے ناشکری کا غلبہ

اللہ رب العزت کی عطا کردہ بے شمار نعمتوں کا تقاضا تو یہ تھا کہ زندگی کا کوئی لمحہ شکر سے خالی نہ رہے، لیکن بندوں میں معاملہ اس کے برعکس ہے۔شب و روز کا کوئی آنِ واحد اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بے نیازی کا نہیں آتا لیکن بندوں کی رات و دن کا اکثر حصہ اس کی

ناشکری میں گزر جاتا ہے۔ فرمان خداوندی ہے:

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ (سورۂ اعراف، آیت:۱۰)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے تمھیں زمین میں جماؤ دیا اور تمھارے لیے اس میں زندگی کے اسباب بنائے۔ بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔

اس آیت کریمہ میں احسانات کا ذکر فرما کر بندوں کو شکر گزاری کی ترغیب دی جا رہی ہے، یعنی وہ ذات پاک جس نے تمھیں اس زمین پر آباد کیا اور مزید برآں اس میں وہ صلاحیت رکھی کہ ضرورت کی ساری چیزیں اس سے اگتی ہیں۔ جا بجا پانی کے چشمے ابل رہے ہیں۔ اس کے ان احسانات عظیمہ کے پیش نظر تو تم پر واجب تھا کہ تم اس کے احکام کی تعمیل میں ذرا سی بھی سستی نہ کرتے۔ لیکن افسوس ناک بات ہے کہ تم پھر بھی ناشکری کرتے ہو، لوگوں میں ناشکری غالب ہے، لوگوں کی کم تعداد شکر ادا کرتی ہے اور جو شکر کرتے ہیں وہ بھی کما حقہ ادا نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کے لیے اپنی نشانیاں بیان فرماتا ہے

اللہ تعالیٰ نے بندوں کی ہدایت کی خاطر انبیاے کرام علیہم الصلوٰۃ و السلام مبعوث فرمائے اور ان کے ساتھ آسمانی کتابیں بھی نازل فرمائیں، تو ہدایت کے یہ تمام ذرائع ہر کسی کے لیے عام ہیں، لیکن ان سے فائدہ محض متقی ہی حاصل کرتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ نشانیاں اور آیتیں بھی ہر کسی کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہیں، لیکن حقیقی فائدہ وہی حاصل کرتے ہیں جو اس کے شکر گزار بندے ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ○ (سورۂ اعراف، آیت:۵۸)

ترجمہ: اور جو اچھی زمین ہے اس کا سبزہ اللہ کے حکم سے نکلتا ہے اور جو خراب ہے

اس میں نہیں نکلتا مگر تھوڑا بمشکل۔ہم یوں ہی طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں ان کے لیے جو احسان مانیں۔

بارش تمام زمینی خطوں پر یکساں برسنے کے باوجود زمین کی صلاحیتوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے مختلف نتائج برآمد کرتی ہے،کوئی زمین زرخیز ہوتی ہے تو کوئی بنجر، زرخیز زمین عمدہ اناج اگاتی ہے، جب کہ بنجر زمین پر کسی قسم کا کوئی پودا رونما نہیں ہوتا۔اسی طرح اللہ تعالیٰ کی نشانیاں بھی عمومی ہدایت کے لیے ہیں لیکن فائدہ وہی مومنین حاصل کرتے ہیں جو شکر گزار ہیں۔کیوں کہ ان کی قبولیت کی استعداد بہت عمدہ ہوتی ہے، وہ ان نشانیوں میں غور وفکر کر کے ان سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

شکر کا فائدہ شکر گزار ہی کی طرف لوٹتا ہے

جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتا ہے اس کی اس شکر گزاری کا فائدہ خود اسی کی ذات کو پہنچتا ہے کیوں کہ شکر کرنے سے اللہ تعالیٰ نعمت میں زیادتی فرماتا ہے اور مزید یہ کہ بندے کو ثواب بھی ملتا ہے۔اگر کوئی بندہ شکر نہیں کرتا تو اس سے اللہ رب العزت کا کوئی نقصان نہیں ہوتا جس طرح کہ کسی کے شکر کرنے سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔کیوں کہ وہ ہر چیز کا مالک ہے، ہر چیز سے بے نیاز ہے، اسے کسی کے شکر یا کسی کی جانب سے حمد کی کوئی حاجت نہیں، یہ ہمارے لیے سعادت کی بات اور اس کی ہم پر خاص نظرِ عنایت ہے کہ اس نے شکر گزاری اور اپنی حمد کے لیے ہم جیسے گناہ گاروں کو چنا ہے، قرآن مقدس میں ایک جگہ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ یَّشْكُرْ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۝ (سورۂ لقمٰن، آیت ۱۲)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر کر اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو بے شک اللہ بے پرواہ ہے سب خوبیوں سراہا۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ رب العزت نے اس غلط فہمی کا ازالہ فرمایا کہ شکر کرنے سے شان کبریائی میں اضافہ نہیں ہوتا اور کسی کی ناشکری سے اس کی شان عظمت میں کمی نہیں آتی. اگر کوئی شکر کرے گا تو اس کا اپنا بھلا ہوگا، ناشکری کرے گا تو خود ہی نقصان اٹھائے گا۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے۔ سارا جہان اس کا محتاج ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں۔ وہ حمید ہے، اگر کسی انسان کی زبان اس کی حمد وثنا کرنے سے محروم ہے تو کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی حمد کے قصیدے گا رہا ہے اور اگر ایسا نہ بھی ہوتا تو بھی بذات خود بے مثال خوبی والا ہے، کسی کے تعریف کرنے یا نہ کرنے سے اس کی شان نہ بڑھے گی اور نہ گھٹے گی۔

کسی عارف نے کیا خوب کہا ہے:

اَلشُّکْرُ قَیْدٌ لِّلْمَوْجُوْدِ وَصَیْدٌ لِّلْمَفْقُوْدِ وَمُوْجِبُ تَقُرُّبٍ اِلَى الرَّبِّ الْمَعْبُوْدِ وَثَوَابٌ فِیْ دَارِ الْخُلُوْدِ۔ (تفسیر مظہری، ج:۷ ص:۲۵۵)

ترجمہ: شکر موجودہ نعمتوں کو ہمیشگی نصیب کرتا ہے، جو انعامات رب کی جانب سے اب تک نہیں ملے تھے ان کی راہ ہموار کرتا ہے، بارگاہِ ربی میں قربت دلاتا ہے اور جنت میں ثواب کا باعث بننے والا ہے۔

شکر سے متعلق احادیث کریمہ

قرآن کریم کی طرح احادیثِ کریمہ میں بھی شکر گزاری کے تعلق سے تاکید اور فضائل مروی ہیں، یہاں چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں:

شکر گزاری دنیا وآخرت کی بھلائی کا ذریعہ

کسی کی عطا کردہ چیز کے استعمال کرنے کے بعد ہم اس کا شکر بجالائیں تو ہم یہ یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ وہ احسان کرنے والا دوبارہ کوئی احسان کرے گا جب کہ اللہ رب العزت کی عطا کردہ نعمتوں پر کوئی شکر بجالائے تو وہ اس شکر کے بدلے بندے کو دنیا وآخرت کی بھلائیاں

عطا فرمادیتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَرْبَعٌ مَنْ أُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيْهِ خَوْنًا فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهِ۔ (شعب الایمان، ج:۶ ص:۲۴۶)

ترجمہ: جسے چار چیزیں مل گئیں اسے دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی، شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، آزمائش پر صبر کرنے والا بدن اور اپنے آپ اور شوہر کے مال میں خیانت نہ کرنے والی بیوی۔

حدیث شریف میں چار چیزیں ایسی بیان کی گئیں کہ جس کسی کو وہ چیزیں حاصل ہو جائیں گویا اسے دونوں جہانوں کی نعمتیں مل گئیں، انھیں میں سے ایک ''شکر کرنے والا دل'' بھی ہے، جو اللہ رب العزت کی نعمتوں کا اعتراف کرکے اس کا شکر ادا کرتا ہے اور شکر گزاری بندے کے لیے دنیا اور آخرت کی بے شمار بھلائیوں کا سبب بنتا ہے۔

ایک نعمت پر تین مرتبہ شکر ادا کرنے کا اجر

یوں تو بندہ کسی ایک ہی نعمت کا زندگی بھر شکر ادا کرتا رہے تو وہ اللہ رب العزت کی عطا کردہ اس ایک نعمت کے شکر کا کما حقہ حق ادا نہیں کرسکتا لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر کرم نوازی ہے کہ اس نے محض ''الحمد للہ'' کہنے والے کے لیے بھی ادائیگی شکر کا اعلان فرمایا ہے۔ بعض احادیث کریمہ میں متعدد مرتبہ شکر کرنے کی فضیلت مروی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَى عَبْدٍ مِّنْ نِعْمَةٍ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ إِلَّا وَقَدْ أَدّٰى شُكْرَهَا فَإِنْ قَالَهَا الثَّانِيَةَ جَدَّدَ اللهُ لَهُ ثَوَابَهَا فَإِنْ قَالَهَا الثَّالِثَةَ غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ۔ (شعب الایمان، ج:۶ ص:۲۳۳)

ترجمہ: جس کسی بندے کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے کوئی نعمت عطا ہو اور وہ اس کے حصول پر الحمدللہ کہے تو گویا اس نے اس نعمت کا شکرادا کر دیا، پھر اگر وہ دوبارہ الحمدللہ کہے تو اللہ تعالیٰ دوبارہ اسے ثواب عطا فرماتا ہے اور اگر تیسری مرتبہ کہے تو اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔

یہ کس قدر عظیم بندہ نوازی ہے کہ ایک مرتبہ کی بھی شکر گزاری بے کار اور عبث نہیں ہوگی اور کسی نعمت پر جتنی مرتبہ شکر بجالایا جائے ہر مرتبہ اس کے نامۂ اعمال میں ایک جدید اجر کا اضافہ ہوگا یہاں تک کہ تیسری مرتبہ شکر پر اس کے گناہ صغیرہ بھی معاف فرمائے جائیں گے۔

اطاعتِ الٰہی میں نعمت کا استعمال شکر ھے

شکر کی مختلف تعریفات ہیں، حاصل یہ کہ شکر کا تعلق دل، زبان اور اعضائے جسم تینوں سے ہے۔ جو کوئی ان تینوں میں سے کسی ایک میں بھی کمی کرتا ہے گویا اس نے اللہ رب العزت کی نعمت کا شکر ادا نہیں کیا۔ یعنی اگر کوئی دل سے اللہ تعالیٰ کی جانب سے حاصل ہونے والی نعمت کا اعتراف کرے، لیکن اسے کسی گناہ کے کام میں صرف کرے تو اس نعمت کو معصیت میں استعمال میں کرنے کی وجہ سے یہ ناشکری کہلائے گی۔ حضرت ابوعبداللہ رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ اے ابوعبداللہ!

إِنَّ مِنْ شُكْرِ اللهِ عَلَى النِّعْمَةِ أَنْ تَحْمَدَهُ عَلَيْهَا وَتَسْتَعِيْنَ بِهَا عَلَى طَاعَتِهِ فَمَا شَكَرَ اللهَ مَنِ اسْتَعَانَ بِنِعْمَتِهِ عَلَى مَعْصِيَتِهِ.

(حلیۃ الاولیا و طبقات الاصفیا، ج: ۷ ص: ۲۷۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی جانب سے حاصل ہونے والی نعمت کا شکر ادا کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ تو اس کی حمد بجالائے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری و اطاعت میں مدد لے، لہٰذا جو شخص اس کی نعمت سے اسی کی نافرمانی پر مدد لے گویا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا

نہیں کیا۔

تو معلوم ہوا کہ کسی نعمت پر دل سے اعتراف کرنے اور زبان سے الحمدللہ کے الفاظ کہہ لینے کے باوجود اگر کوئی کسی نعمت کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں استعمال کرتا ہے تو گویا وہ اس نعمت کی ناشکری کرتا ہے۔

مومن ہر حال میں شکر گزار ہوتا ہے

حقیقی بندۂ مومن وہ ہوتا ہے جو اللہ رب العزت کے ہر ایک فیصلے سے راضی ہو، اگر اسے کوئی بھلائی ملے تو وہ شکر ادا کرے اور کوئی تکلیف پہنچے تو بجائے شکوہ کرنے کے یہاں بھی شکر ادا کر کے دامن صبر تھامے رہے، ایسے ہی بندۂ مومن کی شان پر حدیثِ پاک میں اظہار خوشی فرمایا گیا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَجِبْتُ لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أُعْطِيَ قَالَ: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ فَشَكَرَ وَإِنِ ابْتُلِيَ قَالَ: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ فَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ حَتَّى اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلٰى فِيْهِ.

(شعب الایمان، ج:۶، ۲۷۵)

ترجمہ: مجھے مومن کی شان پر تعجب ہوتا ہے کہ اگر اسے کوئی نعمت ملتی ہے تو الحمدللہ کہہ کر شکر ادا کرتا ہے اور اگر کسی آزمائش میں مبتلا ہو تب بھی الحمد للہ کہہ کر صبر کرتا ہے، تو مومن کو ہر حال پر اجر ملتا ہے حتیٰ کہ اس لقمے پر بھی جسے وہ اپنے منہ تک لے جائے۔

بندوں کو پہنچنے والی ہر بھلائی اور تکلیف من جانب اللہ ہوتی ہے، بندوں کو چاہیے کہ بھلائی ملے تب بھی اللہ کا شکر ادا کرے اور اگر کوئی تکلیف دہ بات لاحق ہو اس پر بھی شکر کر کے اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر رضامندی کا اظہار کرے۔ آزمائشوں میں وہی مبتلا کیے جاتے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث ہے:

إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاهُمْ۔ (سنن ابن ماجہ، ج:۲، ص:۱۳۳۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت فرماتا ہے تو اس کو آزمائش میں مبتلا فرماتا ہے۔

شکر گزار کے لیے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا

انبیاے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام مستجاب الدعوات ہوتے ہیں، ان کی دعا رد نہیں کی جاتی اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو تمام انبیاے کرام کے سردار ہیں۔ آپ اگر کسی کے لیے دعاے خیر فرمادیں تو اس کے لیے کس قدر سعادت مندی اور خوش قسمتی کی بات ہوگی۔ شکر گزار بندہ انھیںسعادت مندوں میں شامل ہے جن کے لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔

حضرت سیدنا اسحاق بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا کرتا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے دریافت فرماتے: تم نے صبح کس حال میں کی؟ وہ عرض کرتا: میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نعمت پر اس کا شکر ادا کرتا ہو۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے لیے دعا فرماتے۔ ایک دن وہ حاضر خدمت ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اے فلاں! کیسے ہو؟ عرض کی: اگر شکر کروں تو خیریت سے ہوں۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے (اور اس کے حق میں کوئی دعا نہ کی)، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرا حال دریافت فرمانے کے بعد میرے لیے دعا فرمایا کرتے ہیں۔ لیکن آج آپ نے میرا حال دریافت فرمانے کے بعد میرے لیے دعا نہیں فرمائی؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میں تمھارا حال معلوم کرتا تھا تو تم اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے تھے جب کہ آج میں نے تمھارا حال پوچھا تو تم نے شکر بجالانے میں شک کیا۔

(الشکر لابن ابی الدنیا، ج:۱ص:۱۸)

شکر اعتراف نِعمت کا نام ہے اور اگر اس اعتراف میں کوئی شک واقع ہو تو وہ شکر

نہیں رہ جاتا، اسی وجہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کے لیے دعا نہ فرمائی۔

اللہ تعالیٰ کا ہماری عیب پوشی کرنا بھی نعمت ہے

نعمت صرف وہ نہیں ہوتی جس سے کچھ ظاہری فائدہ حاصل ہو، بلکہ ہر وہ چیز جس سے ہمیں جائز فائدہ حاصل ہو، اللہ تعالیٰ کی جانب سے نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک بہت بڑی نعمت یہ بھی ہے کہ وہ اپنے بندوں کی پردہ پوشی فرماتا ہے اور بعض کے گناہ یا جرائم بعض پر ظاہر نہیں ہونے دیتا۔ حضرت احمد بن ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے کیسے صبح کی تو میں نے آپ کو یہ جواب دیتے ہوئے سنا: أَصْبَحْتُ وَبِنَا مِنْ نَعَمِ اللهِ مَا لَا يُحْصٰى مَعَ كَثِيرٍ مَا يُعْصٰى فَلَا نَدْرِيْ عَلٰى مَا نَشْكُرُ عَلٰى جَمِيْلِ مَا نَشَرَ أَوْ عَلٰى قَبِيْحِ مَا سَتَرَ۔

(شعب الایمان، ج:۶ص:۲۸۹)

یعنی میں نے اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کے ساتھ صبح کی ہے باوجود یہ کہ ہم سے اس کی نافرمانی بھی بہت ہوئی ہے، لہٰذا ہم نہیں جانتے کہ اس کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر بجالائیں یا اس نے جو عیب چھپا رکھے ہیں ان کی پردہ پوشی پر شکر گزاری کریں۔

صابر روزے دار کی طرح ثواب

صابر روزہ دار کھانا پینا چھوڑ کر صبر کرتا ہے اور شاکر کھانے والا اس کھانے سے پیدا شدہ قوتوں کو ناجائز جگہ خرچ کرنے سے روک کر صبر کرتا ہے تو شاکر بھی بالواسطہ صابر ہی ہے اسی لیے کھا کر شکر ادا کرنے والے کو بھی صابر روزے دار کی طرح ثواب حاصل ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلطَّاعِمِ الشَّاكِرِ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، ج:۴ص:۱۵۱)

ترجمہ: کھا کر شکر ادا کرنے والے کا ثواب صابر روزے دار کی طرح ہے۔

شکر نصفِ ایمان ہے

اللہ رب العزت کے احکام ماننا، اور اس کی منع کردہ باتوں سے پرہیز کرنا ایمان کا تقاضا ہے۔ لہٰذا جو کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت و ریاضت اور فرماں برداری کرے درحقیقت اس نے آدھا ایمان مکمل کیا۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گزارنا اور اس کے دیے ہوئے اعضا اور مال کو جائز کاموں میں صرف کرنا ہی دراصل شکر ہے۔ یوں ہی وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی منع کردہ اور ناپسندیدہ باتوں سے خود کو بچایا اور صبر کیا اس نے ایمان کا دوسرا نصف حصہ مکمل کیا۔ تو اطاعت کر کے شکر کرنا نصف ایمان کی تکمیل ہے اور ممانعت سے بچ کر صبر کرنا بقیہ نصف کی تکمیل ہے۔ اسی لیے حدیثِ پاک میں صبر و شکر کو نصف نصف ایمان فرمایا گیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْإِيمَانُ نِصْفَانِ: نِصْفٌ فِي الصَّبْرِ وَنِصْفٌ فِي الشُّكْرِ۔

(شعب الایمان، ج: ۱۲ص: ۱۹۲)

ترجمہ: ایمان دو حصوں کا مجموعہ ہے، ایک حصہ صبر میں اور دوسرا شکر میں۔

شکر گزار جنت میں پہلے داخل ہوں گے

جو شخص ایمان کے ساتھ وفات پائے وہ جنت میں جائے گا، البتہ ان میں تقدیم و تاخیر ہوگی، جن کے اعمال اچھے ہوں وہ دخول میں مقدم ہوں گے اور جن کے اعمال نامے ہلکے اور خفیف ہوں گے وہ بعد میں داخل ہوں گے۔ بعض ایسے بھی ہوں گے جن کے بارے میں دوزخ کا فیصلہ ہوگا، وہ پہلے دوزخ میں جائیں گے، پھر انھیں نکالا جائے گا اور جنت میں داخل کیا جائے گا۔ ان تمام میں سب سے پہلے جن مومنین کو جنت میں داخلہ ملے گا، وہ وہ ہوں گے جو دنیا میں ہر حال میں خواہ خوشی ہو یا غم، فراخی ہو یا تنگی اللہ تعالیٰ کا شکر اور اس کی حمد کرنے

والے ہوں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى إِلَى الْجَنَّةِ الَّذِينَ يَحْمَدُونَ اللهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ ۔

(شعب الایمان، ج:۶،ص: ۲۷۴)

ترجمہ: جنت میں سب سے پہلے وہ لوگ داخل ہوں گے جو خوشحالی اور مصیبت دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہیں۔

لہٰذا بندے کو چاہیے کہ جو کچھ شدت و مصیبت اسے لاحق ہوئی ہے اس پر صبر کرے اور یہ بات یقینی طور پر جانے کہ جتنی مصیبتوں میں اب وہ گرفتار ہے اس سے کئی زیادہ تکلیفوں سے اللہ رب العزت نے اسے محفوظ بھی فرمایا ہے۔ اس بات کو ملحوظ رکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔

مومن بندے کو چاہیے کہ وہ اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس عمل کو یاد کرے کہ جب مشرکین نے آپ کو بے حد تکلیفیں پہنچائیں تو آپ نے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور ان مصیبتوں پر صبر کیا، کبھی شکوہ نہیں فرمایا۔

ہمارا حال یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ ہماری مدد کرتا ہے تو ہم ضرور اس کے شکر گزار ہوتے ہیں اور اسے اپنا احسان مند سمجھتے ہیں اور جس معبود نے ہمیں حیات بخشی، دیکھنے کے لیے آنکھ عطا فرمائی، بولنے کے لیے زبان عطا فرمائی، سوچنے کے لیے ذہن عطا فرمایا اور ان کے علاوہ کثیر نعمتیں عطا فرمائیں اس کی نعمتوں کو فراموش کر دیتے ہیں۔
حضرت ابو دردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث قدسی مروی ہے: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

إِنِّي وَالْإِنْسُ وَالْجِنُّ فِي نَبَأٍ عَظِيمٍ أَخْلُقُ وَيُعْبَدُ غَيْرِي وَأَرْزُقُ وَيُشْكَرُ غَيْرِي ۔ (شعب الایمان، ج:۶،ص:۳۱۰)

ترجمہ: میں اور جن وانس ایک عظیم معاملے میں ہیں کہ پیدا میں کرتا ہوں اور عبادت کسی اور کی کی جاتی ہے اور رزق میں دیتا ہوں اور شکر کسی اور کا کیا جاتا ہے۔

اقسامِ شکر

شکر کی تین قسمیں ہیں:

۱) شکر بالقلب یعنی دل سے شکر کرنا: اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کی بھلائی چاہے اور کسی کی نعمت اور دولت سے حسد نہ کرے۔

۲) شکر باللسان یعنی زبان سے شکر کرنا: زبان کا شکر یہ ہے کہ ہر حال میں زبان سے الحمدللہ کہہ کر شکر بجالائے اور نعمت عطا کرنے والے سے اپنی خوشی کا اظہار کرے۔

۳) شکر بالجوارح یعنی اعضاے بدن سے شکر کرنا: اس کا مطلب یہ ہے کہ بدن کے اعضا کو ان کاموں میں مصروف رکھے جن کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے انھیں بنایا ہے۔

حضرت سیدنا محمد بن ہانی اپنے ایک دوست کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے حضرت سیدنا ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی: اے ابو حازم! آنکھوں کا شکر کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر ان کے ذریعے اچھی بات دیکھو تو اسے عام کرو اور اگر بری بات دیکھو تو اسے چھپالو۔ اس نے عرض کی: کانوں کا شکر کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر ان کے ذریعے اچھی بات سنو تو اسے یاد کرلو اور اگر بری بات سنو تو پوشیدہ رکھو۔ اس نے عرض کی: ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ان سے ایسی چیز حاصل نہ کرو جو ان کے لیے جائز نہیں اور ان میں جو اللہ تعالیٰ کا حق ہے اس کو نہ روکو۔ اس نے عرض کی: پیٹ کا شکر کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: پیٹ کا شکر یہ ہے کہ اس کے نچلے حصے میں کھانا ہو جب کہ اوپری حصہ علم سے لبریز ہو۔ اس نے عرض کی: شرمگاہ کا شکر کیا ہے؟ فرمایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے:

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ○ (سورۂ مومنون، آیت: ۶، ۷)

ترجمہ: مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں، تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

اس نے کہا: پاؤں کا شکر کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم کسی ایسے زندہ کو دیکھو جس پر تمھیں رشک ہو تو ان پاؤں کو اس شخص جیسا عمل کرنے میں استعمال کرو اور اگر کسی ایسے مردے کو دیکھو جسے ناپسند کرتے ہو تو اس شخص جیسے عمل سے ان دونوں کو روک لو اس طرح تم اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنے والے بن جاؤ گے۔

اور جس نے صرف زبانی شکر کیا بقیہ اعضا سے نہ کیا تو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کے پاس ایک کپڑا ہو اور وہ اس کا ایک کنارہ پکڑ لے لیکن پہنے نہیں تو وہ کپڑا اسے گرمی، سردی، برف اور بارش سے بچنے کا فائدہ نہ دے گا۔ (شعب الایمان، ج:۶ ص:۳۱۱)

شاکرین کے درجات و مراتب

شکرگزاروں کے دو مراتب ہیں:

(۱) عوام کا شکر:

عوام کے شکر کی کیفیت یہ ہوا کرتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قول لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ کے تحت مزید نعمتوں کی خواہش میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

(۲) خواص کا شکر:

خواص کے شکر میں مزید نعمتوں کے حصول کی خواہش نہیں ہوتی اور نہ ہی اس شکر کے بدلے کی طلب ہوتی ہے۔ (لطائف الاشارات تفسیر القشیری، ج:۳ ص:۴۰)

شکر کے مقام کمال کی تحصیل کے لیے لازمی اصول

ہر چیز کو حاصل کرنے کے اپنے مختلف اصول ہوتے ہیں، جن کی رعایت کے بغیر اس کا حاصل کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ علامہ فیروز آبادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شکر سالکین کی سب سے اعلیٰ منزل ہے اور اس کا درجہ مقام رضا سے بلند ہے اور رضا شکر میں داخل ہے، کیوں کہ بغیر رضا کے شکر کا پایا جانا محال ہے نیز شکر نصف ایمان بھی ہے اور اس کی بنیاد پانچ اصولوں پر قائم ہے:

(۱) بندے کا اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا اور اس کی نافرمانی سے باز رہنا۔

(۲) اللہ رب العزت سے محبت ہونا۔

(۳) اس کی عطا کردہ نعمتوں کا اعتراف کرنا۔

(۴) عطا کردہ نعمتوں کے بدلے اللہ رب العزت کی تعریف وتوصیف بیان کرنا۔

(۵) ناپسندیدہ اور گناہ کے کاموں میں اس کی نعمت کو استعمال نہ کرنا۔

لہٰذا جب بھی ان میں سے کوئی ایک اصول مفقود ہوگا تو شکر نہیں پایا جا سکتا۔

(نضرۃ النعیم فی مکارم اخلاق الرسول الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج:۶،ص:۲۳۹۶)

شکر گزاری کے فوائد

شکر محض ایک فریضہ نہیں ہے بلکہ اس کے ذریعے مختلف دینی اور دنیوی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں جن کا قرآن واحادیث میں ذکر ہے۔ چند فوائد ملاحظہ کریں:

نعمتوں میں مزید اضافہ ہوتا ہے

جو شخص نعمتوں میں اضافہ چاہتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ موجودہ نعمتوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میری نعمتوں پر شکر ادا کروگے تو میں تمھیں مزید نعمتوں سے مالا مال کر دوں گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ○ (سورۂ ابراہیم، آیت:۷)

ترجمہ: اور یاد کرو جب تمھارے رب نے سنا دیا کہ اگر احسان مانو گے تو میں تمھیں

اور دوں گا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

جسے چار چیزیں عطا ہوئیں وہ چار چیزوں سے محروم نہ ہوگا:

۱) جسے دعا کرنے کی توفیق نصیب ہوئی وہ قبولیت دعا سے محروم نہ ہوگا، کیوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

۲) جسے شکر کرنے کی توفیق ملی وہ نعمت کی زیادتی سے محروم نہ ہوگا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر احسان مانوگے تو میں تمھیں اور دوں گا۔

۳) جسے استغفار کی توفیق نصیب ہوئی وہ مغفرت سے محروم نہیں رہے گا، کیوں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: اپنے رب سے معافی مانگو، بے شک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔

۴) جسے توبہ کرنے کی توفیق عطا ہوئی وہ توبہ کی قبولیت سے محروم نہ ہوگا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

(شعب الایمان، ج:۶ص: ۲۹۴)

نعمتیں محفوظ رہتی ہیں

آپ نے ملاحظہ کیا کہ شکر گزاری نعمتوں میں اضافے کا ذریعہ ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ جب نئی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں تو پہلے کی نعمتوں کا تعلق بندے سے ختم ہو جاتا ہے، بلکہ شکر گزاری جس طرح نعمتوں میں اضافے کا ذریعہ ہے اسی طرح سابقہ نعمتوں کے محفوظ رہنے کا باعث بھی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا أَنْعَمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی عَبْدٍ نِّعْمَةً فِيْ أَهْلٍ وَمَالٍ وَوَلَدٍ يَقُوْلُ

فَيَقُولُ: مَا شَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَيَرَى فِيهِ آفَةً دُونَ الْمَوْتِ۔

(شعب الایمان، ج:۶ ص:۲۱۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اہل، مال اور اولاد کی صورت میں کوئی نعمت عطا کرے اور بار بار کہے: مَا شَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ (یعنی شکر ادا کرے) تو وہ اس میں موت کے علاوہ کوئی آفت نہیں دیکھے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

أَيُّهَا النَّاسُ قَيِّدُوا النِّعَمَ بِالشُّكْرِ وَقَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ۔

(حلیۃ الاولیاو طبقات الاصفیا، ج:۵، ص:۳۴۰)

ترجمہ: اے لوگو! نعمتوں کو شکر سے اور علم کو کتابت سے مقید کرلو۔

اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کا ذریعہ

شکر گزاری کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی حقیقی محبت پیدا ہوتی ہے، بعض عارفین کا یہ فرمانا ہے:

ذِكْرُ النِّعَمِ يُوْرِثُ الْحُبَّ فِي اللهِ۔ (فیض القدیر، ج:۳، ص:۲۷۹)

ترجمہ: نعمتوں کے یاد کرنے (ان پر شکر ادا کرنے) سے اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے عذاب سے حفاظت

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا بندے کو عذاب سے محفوظ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

مَا يَفْعَلُ اللهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ ۚ وَكَانَ اللهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ○ (سورۂ نسا، آیت:۱۴۷)

ترجمہ: اور اللہ تمھیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم حق مانو اور ایمان لاؤ اور اللہ

ہے صلہ دینے والا جاننے والا۔

جنت میں گھر بنایا جاتا ہے

جنت و دوزخ میں دخول تو قیامت کے دن نامۂ اعمال کے حساب کے بعد ہی ہوگا لیکن شکر گزاروں کے لیے دنیا ہی میں ان کے شکر کا بدلہ عطا کیا جاتا ہے، وہ اس طور پر کہ جنت میں ان کے لیے پہلے ہی سے ایک گھر تعمیر کر دیا جاتا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ شکر گزاروں کا جنتی ہونا یقینی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ: مَنْ كَانَ عِصْمَةُ أَمْرِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَإِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ قَالَ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَإِذَا أُعْطِيَ شَيْئًا قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَإِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ۔

(شعب الایمان، ج:۱۲،ص:۱۷۹)

ترجمہ: جس میں چار خصلتیں پائی جائیں اللہ عزوجل جنت میں اس کے لیے ایک گھر بنا دیتا ہے:

۱) جو اپنے معاملے کی حفاظت کے وقت لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہے۔
۲) جب مصیبت پہنچے تو إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہے۔
۳) جب کوئی نعمت ملے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے۔
۴) جب کوئی گناہ کرے تو أَسْتَغْفِرُ اللهَ کہے۔

مفلسی کے غم کا علاج ہے

ایک شخص نے کسی بزرگ کے پاس جا کر اپنی غریبی اور مفلسی کی شکایت کی، تو انھوں نے اس شخص سے کہا: تم چاہتے ہو کہ تمھاری ایک آنکھ بند ہو جائے اور تم کو دس ہزار درہم مل جائیں؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر انھوں نے پوچھا: کان، ہاتھ، پاؤں کے عوض اتنی رقم تم کو

دے دی جائے تو؟ اس نے کہا نہیں۔ تو انھوں نے کہا: اچھا اتنی رقم کے عوض اپنی عقل بیچتے ہو؟ اس نے کہا یہ بھی میری مرضی نہیں ہے۔ تب انھوں نے کہا: پچاس ہزار درہم کا مال تو تمھارے پاس موجود ہے اور اس پر بھی مفلسی کی شکایت کر رہے ہو۔ صرف یہی نہیں بلکہ اکثر لوگ ایسے ہیں کہ تم اگر ان سے کہو کہ اپنی حالت کو دوسرے کے حال سے بدل لیں تو وہ اس پر راضی نہیں ہوں گے۔ پس وہ نعمت جو اس کو ملی ہے دوسرے کو نہیں دی گئی ہے لہٰذا یہ محل شکر ادا کرنے کا ہوا۔ (کیمیاے سعادت ص:۶۹۰)

شکر گزار کی آواز اللہ تعالیٰ کو پسند ھے

جب بندہ اللہ رب العزت کی جانب سے پہنچنے والی آزمائشوں پر صبر کرتا ہے اور اپنی زبان یا حال سے کسی قسم کا شکوہ ظاہر نہیں ہونے دیتا تو ایسے بندے کے تعلق سے اللہ رب العزت اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اے فرشتو! میں اپنے اس بندے کی آواز کو پسند فرماتا ہوں۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ: اِنْطَلِقُوا إِلَى عَبْدِي فَصُبُّوا عَلَيْهِ الْبَلَاءَ صَبًّا فَيَأْتُونَهُ فَيَصُبُّونَ عَلَيْهِ الْبَلَاءَ فَيَحْمَدُ اللهَ فَيَرْجِعُونَ فَيَقُولُونَ: يَا رَبَّنَا صَبَبْنَا عَلَيْهِ الْبَلَاءَ صَبًّا كَمَا أَمَرْتَنَا فَيَقُولُ: اِرْجِعُوا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ صَوْتَهُ۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، ج:۸، ص:۱۶۶)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: اے فرشتو! میرے فلاں بندے کے پاس جاؤ اور اسے خوب آزمائشوں اور بلاؤں میں مبتلا کر دو۔ فرشتے تعمیل حکم میں اس بندے کے پاس آ کر اسے آزمائشوں میں گرفتار کر دیتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان (شکر ادا) کرتا ہے۔ اس کے بعد فرشتے دوبارہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! تیرے فرمان کے مطابق ہم نے اس

پر خوب آزمائشیں نازل کیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے فرشتو! تم دوبارہ جاؤ کیوں کہ میں اپنے بندے کی آواز سننا پسند کرتا ہوں۔

رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے

ایک بندۂ مومن کے لیے اس سے بڑھ کر اور کون سی چیز محبوب ہو سکتی ہے کہ اس کا رب جو ہر حاجت سے بے نیاز ہے وہ خود اس سے راضی ہو؟ بلاشبہ اس سے بڑھ کر اور کوئی چیز اس کے لیے نہیں ہو سکتی۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں انھیں رضائے الٰہی کے حصول کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَّأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا۔ (صحیح مسلم، ج:۴،ص:۲۰۹۵)

ترجمہ: بندہ جب کھانے یا پینے پر الحمد للہ کہتا ہے (اللہ کا شکر ادا کرتا ہے) تو بلاشبہ اللہ اس سے راضی ہوتا ہے۔

شکر گزاری کے طریقے

محض زبان سے شکر کے الفاظ کہنا ہی شکر نہیں، بلکہ اس کے مختلف طریقے ہیں۔ ہمیں ادائے شکر کے لیے ان ساری باتوں کو اپنانا چاہیے۔

گناہوں کو ترک کرنا

اللہ تعالیٰ کے شکر بجالانے کا ایک طریقہ گناہوں کو ترک کرنا ہے۔ حضرت زین الدین عبدالرحمن حنبلی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: قَالَ بَعْضُ السَّلَفِ: اَلشُّكْرُ تَرْكُ الْمَعَاصِيْ۔ (جامع العلوم والحکم، ج:۲،ص:۸۴)

ترجمہ: سلف صالحین میں سے کسی نے کہا ہے کہ گناہوں کو ترک کرنا شکر ہے۔

نعمتوں کا تذکرہ کرنا

شکر کا ایک طریقہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا تذکرہ کرنا بھی ہے، حضرت امام حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: أَكْثِرُوا ذِكْرَ هٰذِهِ النِّعْمَةِ فَإِنَّ ذِكْرَهَا شُكْرٌ۔

(شعب الایمان، ج۶: ص: ۲۴۳)

ترجمہ: اس نعمت کا کثرت سے تذکرہ کرو کیوں کہ نعمتوں کا تذکرہ کرنا بھی شکر ہے۔

اسی طرح حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:

إِنَّ ذِكْرَ النِّعْمَةِ شُكْرٌ۔ (الدر المنثور، ج:۸ ص:۶۴۶)

ترجمہ: بلاشبہ نعمتوں کا ذکر کرنا شکر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا

اللہ رب العزت کا ذکر کرنا بھی ایک طرح کا شکر ہے، حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت موسیٰ السلام نے عرض کی: اے میرے رب! تو نے مجھے بے شمار نعمتیں عطا فرمائیں، لہٰذا کوئی ایسا طریقہ بتا جس سے میں تیرا خوب شکر ادا کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

أُذْكُرْنِي كَثِيْرًا فَإِذَا ذَكَرْتَنِي كَثِيْرًا فَقَدْ شَكَرْتَنِيْ كَثِيْرًا وَ إِذَا نَسِيْتَنِيْ فَقَدْ كَفَرْتَنِيْ۔ (شعب الایمان، ج:۲، ص:۸۳)

ترجمہ: کثرت سے میرا ذکر کرو، کیوں کہ جب تم کثرت سے میرا ذکر کروگے تو گویا تم نے میرا بہت شکر ادا کیا اور جب تم مجھے بھولوگے تو گویا تم نے میری ناشکری کی۔

ادائیگیِ شکر سے عاجز ہونے کا اعتراف کرنا

اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا ہونے والی بے شمار نعمتوں کے بدلے میں اس ذات باری تعالیٰ کی بارگاہ میں ادائیگی شکر سے خود کو عاجز سمجھنا اور یہ سمجھنا کہ میں کسی طرح اس کی نعمتوں پر اس کا کما حقہ شکر ادا نہیں کر سکتا، یہ اعترافِ عجز بھی شکر میں داخل ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی:

كَيْفَ لِيْ أَنْ أَشْكُرَكَ وَأَصْغَرُ نِعْمَةٍ وَضَعْتُهَا عِنْدِيْ مِنْ نِعَمِكَ لَا يُجَازِيْ بِهَا عَمَلِيْ كُلُّهُ۔ یعنی اے میرے رب! جب تیری عطا کردہ سب سے چھوٹی نعمت میرے تمام اعمال کے برابر نہیں ہو سکتی تو میں کس طرح تیرا شکر ادا کر سکتا ہوں؟

اس بات پر وحی نازل ہوئی:

يَا مُوسٰى اَلْاٰنَ شَكَرْتَنِيْ۔ (شعب الایمان، ج:۶ ص:۲۴۰)

ترجمہ: اے موسیٰ! ابھی تو تو نے میرا شکر ادا کیا۔

یعنی اے موسیٰ! جب تم نے اس بات کا اعتراف کرلیا کہ تم میری نعمتوں کا شکر ادا نہیں کر سکتے، تو تمہارا یہ اعتراف عجز ہی میرا شکر ہے۔

نعمتوں کے اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہونے کا اقرار کرنا

شکر گزاری کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ اس بات کا اقرار واعتراف کیا جائے کہ جتنی بھی نعمتیں ملتی ہیں سب من جانب اللہ عطا ہوتی ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: يَا رَبِّ كَيْفَ أَشْكُرُكَ وَالشُّكْرُ نِعْمَةٌ مِّنْكَ؟ اے میرے رب! تیرا شکر ادا کرنا کیوں کر ممکن ہے جب کہ شکر گزاری بھی تو تیری جانب سے ایک نعمت ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اَلْآنَ شَكَرْتَنِيْ حِيْنَ قُلْتَ إِنَّ النِّعْمَةَ مِنِّيْ.

ترجمہ: ابھی تو تو نے میرا شکر ادا کیا جب تو نے کہا کہ نعمتیں میری جانب سے عطا ہوتی ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر، ج:۶ ص:۴۴۲)

اللہ تعالیٰ کی رضا میں نعمتوں کو صرف کرنا

اللہ رب العزت نے جتنی چیزیں جن مقاصد کے تحت بنائیں ان تمام کو اس کی مرضی کے کاموں میں استعمال کرنا بھی شکر ہے۔ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

شُكْرُ النِّعْمَةِ صَرْفُهَا فِي رِضَاءِ الْمُنْعِمِ۔ (التفسیر المظہری، ج:۱، ص:۱۷)

ترجمہ: نعمت کا شکر یہ ہے کہ اسے نعمت عطا کرنے والے کی رضامندی میں صرف کیا جائے۔

سنتِ مصطفوی کی پیروی کرنا

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جن جن کاموں کے آداب بیان فرمائے ہیں یا جن اعمال کے بارے میں آپ سے کوئی سنت مروی ہے، ان کاموں کی بجا آوری میں ان آداب کا لحاظ رکھنا بھی شکر میں شامل ہے۔ شرح ریاض الصالحین میں ہے:

وَمِنَ الشُّكْرِ أَنْ نَتَأَدَّبَ بِآدَابِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ۔ (شرح ریاض الصالحین، ج:۶۹ ص:۱)

ترجمہ: شکر کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کھانے، پینے کے وقت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیان کردہ آداب کی پیروی کی جائے۔

خود کو نعمت کا مستحق نہ سمجھنا

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ نعمتوں کی تعداد اس قدر ہے کہ فرمایا گیا کہ اگر تم اسے گنتیوں میں لانا چاہو تو نہیں لا سکتے۔ علامہ ثناء اللہ علیہ الرحمہ تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں:

وَلَا تُطِيْقُوْا عَدَّ أَنْوَاعِهَا فَضْلًا مِّنْ أَفْرَادِهَا فَإِنَّهَا غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ فَكَيْفَ تُطِيْقُوْنَ إِذًا شُكْرَهَا لٰكِنَّ اللهَ تَعَالٰى بِفَضْلِهٖ جَعَلَ الْإِعْتِرَافَ بِالْعِجْزِ عَنِ الشُّكْرِ شُكْرًا۔ (التفسیر المظہری، ج:۵، ص:۲۷۳)

ترجمہ: جب تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے انواع شمار نہیں کرسکتے تو علاحدہ علاحدہ نعمتوں کو کیسے شمار کرسکو گے؟ کیوں کہ ان نعمتوں کی تعداد بلاشبہ غیر متناہی ہے، لہٰذا تم کس طرح ان کا شکر ادا کرسکتے ہو؟ لیکن اس کے باوجود اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے شکر سے

اظہار عجز کو بھی شکر کے قائم مقام بنایا ہے۔

اس پر مزید کرم یہ ہے کہ ہماری نافرمانیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ ہم پر نعمتوں کا دروازہ بند نہیں فرماتا، حالاں کہ اس کی نافرمانی کی وجہ سے ہم کسی صورت اس کی نعمتوں کے مستحق نہیں۔ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اَلشُّکْرُ أَنْ لَّا تَرٰی نَفْسَكَ أَهْلاً لِّلنِّعْمَةِ۔ (احیاء علوم الدین، جلد: ۴، ص: ۸۵)

ترجمہ: شکر یہ ہے کہ تو خود کو نعمتوں کا مستحق نہ جانے۔

نعمتوں کو گناہ کے کاموں میں استعمال نہ کرنا

شکر کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گناہوں میں صرف نہ کرے۔ حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

مِنَ الشُّکْرِ أَنْ یَّقُوْلَ الْإِنْسَانُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا یَسْتَعِیْنَ بِالنِّعْمَةِ عَلَی الْمَعْصِیَةِ۔ (احیاء علوم الدین، ج: ۴، ص: ۱۴۰)

ترجمہ: شکر کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ انسان الحمد للہ کہے اور نعمتوں سے گناہوں میں مدد نہ لے۔

اللہ تعالیٰ کی عطا پر راضی ہونا

اللہ رب العزت نے ہر ایک کو ایک جیسا رزق عطا نہیں فرمایا، بلکہ کسی کو کم تو کسی کو زیادہ اور اس کمی بیشی میں کچھ نہ کچھ حکمت ہے۔ ہم بندوں کی سمجھ میں وہ آئے یا نہ آئے۔ سچے اور فرماں بردار شاکر بندے کا کام اللہ تعالیٰ کی عطا پر راضی رہنا اور کسی طرح کا کوئی شکوہ نہ کرنا ہے۔ یہ شکر کا ایک طریقہ ہے، بلکہ بعض حضرات نے تو اسے شکر کے اعلیٰ درجات میں بھی شمار کیا ہے۔ سنن ابن ماجہ کی شرح حاشیۃ السندی میں فرمایا گیا: فَإِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الشُّکْرِ الرِّضَاءُ بِمَا تَیَسَّرَ۔ (حاشیۃ السندی علی سنن ابن ماجہ، ج: ۲، ص: ۲۵۳)

ترجمہ: جو کچھ عطا ہو اس پر راضی رہنا شکر کا اعلیٰ درجہ ہے۔

شکر کی منقول دعائیں

یہاں اسلاف کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول شکر کی چند دعائیں نقل کی جاتی ہیں تاکہ انھیں یاد کرکے ان دعاؤں کو اپنے اوراد میں شامل کریں اور شاکرین بندوں میں اپنا نام درج کرائیں۔

حضرت معاذ بن جبل کو دعائے شکر کا تحفہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، میں نے بھی عرض کی: یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھنا مت بھولنا:

رَبِّ أَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

(سنن النسائی، ج:۳، ص:۵۳)

ترجمہ: اے اللہ! اپنے ذکر و شکر اور اچھی عبادت پر میری مدد فرما۔

صبح و شام کا شکر ادا کرنے والی دعا

حضرت عبد اللہ بن غنام البیاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ أَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِيْ فَقَدْ أَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ۔ (سنن ابی داؤد، ج:۴، ص:۳۱۸)

ترجمہ: جس نے صبح کے وقت کہا ”اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ (یعنی اے اللہ جس نعمت کے ساتھ

میں نے صبح کی ہے وہ محض تیری ہی جانب سے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، لہٰذا تعریف بھی تیرے ہی لیے ہے اور تیرا ہی شکر ہے۔ تو اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا اور جو شخص یہی دعا شام میں پڑھے تو گویا اس نے اس رات کا شکر ادا کر دیا۔

حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی تعلیم کردہ دعا

قبیلۂ بنی حنظلہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ انھوں نے فرمایا: کیا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیم کردہ دعا نہ سکھاؤں؟ آپ ہمیں تعلیم دیا کرتے تھے کہ ہم یہ دعا پڑھا کریں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيْمًا وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔ (سنن الترمذی، ج:۵ ص:۴۷۶)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے معاملات میں ثبات قدمی، رشد و ہدایت پر قائم رہنے کا حوصلہ، تیری نعمتوں پر شکر گزاری، اچھی طرح عبادت کرنا، سچی زبان اور قلب سلیم کا سوال کرتا ہوں۔ (اے اللہ!) میں ہر اس چھپی ہوئی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے، ہر اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جسے تو ہی جانتا ہے اور ہر اس گناہ سے مغفرت چاہتا ہوں جسے محض تو ہی جانتا ہے۔ بلاشبہ تو ہی تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔

مزید ایک حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح دعا فرمایا کرتے تھے:

رَبِّ أَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مُطِيْعًا إِلَيْكَ مُخْبِتًا إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيْبًا

رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَأَجِبْ دَعْوَتِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ قَلْبِيْ۔ (سنن ابن ماجہ، ج:۲،ص:۱۲۵۶)

ترجمہ: اے میرے رب! دین و دنیا کے معاملات میں دشمنوں پر میری مدد فرما، میرے خلاف ان میں سے کسی کی مدد نہ فرما، میرے لیے ان کے خلاف تدبیر پیدا فرما لیکن میرے خلاف ان کے لیے تدبیر نہ فرما، مجھے ہدایت دے اور ہدایت کے راستوں کو میرے لیے آسان بنا، جو کوئی مجھ پر ظلم و زیادتی کرے اس پر میری مدد فرما۔ اے میرے رب! مجھے اپنا شکر گزار، ذاکر، ڈرنے والا، فرماں بردار، اپنا محتاج و عاجز اور اپنی طرف رجوع کرنے والا بندہ بنا۔ اے میرے رب! میری توبہ قبول فرما، میرے گناہوں کو مٹا دے، میری دعا قبول فرما، میرے دل کو ہدایت دے، میری زبان کو سچی بنا، میری حجت کو ثابت فرما اور میرے دل سے کینے کو نکال دے۔

ایک حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بستر استراحت پر نہ پایا، تو میں آپ کو تلاش کرنے لگی، اچانک آپ کے دونوں قدموں کے پیٹ پر میرا ہاتھ پڑا اور آپ کے دونوں پیر کھڑے تھے، جب کہ آپ مسجد میں یہ دعا پڑھ رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

(صحیح مسلم، ج:۱،ص:۳۵۲)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری رضامندی کے ذریعے تیری ناراضگی سے، تیرے درگزر کے ذریعے تیرے عذاب سے اور تیرے ہی ذریعے تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! جس طرح تو نے اپنی تعریف بیان کی ہے میں اس طرح کی تعریف بیان نہیں کرسکتا۔

ایک حدیث حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ۔ (صحیح مسلم، ج:۴، ص:۲۰۹۷)

ترجمہ: اے اللہ! تیری نعمتوں کے زوال، تیری معافی کی روگردانی، تیرے عذاب کے اچانک آنے اور تیری تمام ناراضگیوں سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعائے شکر

یارِ غار نبی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی دعا میں یہ کہا کرتے تھے:

أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فِي الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا وَالشُّكْرَ لَكَ عَلَيْهَا حَتّٰى تَرْضٰى وَبَعْدَ الرِّضَا وَالْخِيَرَةَ فِي جَمِيْعِ مَا تَكُوْنُ فِيْهِ الْخِيَرَةُ بِجَمِيْعِ مَيْسُوْرِ الْأُمُوْرِ كُلِّهَا لَا مَعْسُوْرِهَا يَا كَرِيْمُ۔ (نضرۃ النعیم فی مکارم اخلاق الرسول الکریم، ج:۶، ص:۲۴۱۵)

ترجمہ: اے اللہ! میں تمام چیزوں میں تیری مکمل نعمت اور ان نعمتوں پر تیرے شکر کی توفیق کا سوال کرتا ہوں، تاکہ تو اب بھی اور رضامندی کے بعد بھی مجھ سے راضی رہے۔ اے کریم! جن جن چیزوں میں بھلائی ہو ان تمام چیزوں میں تمام معاملات کی سہولتوں کے ساتھ بغیر دشواری بھلائی کا مطالبہ کرتا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعائے شکر

خلیفۂ چہارم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بیت الخلا تشریف لے جاتے تو یہ پڑھتے ''بِسْمِ اللہِ الْحَافِظِ الْمُؤَدِّیْ'' (اللہ کے نام سے شروع جو محافظ اور انجام کار تک پہنچانے والا ہے۔) جب نکلتے تو اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرنے کے بعد یہ کہتے ''یَا لَھَا مِنْ نِعْمَۃٍ لَوْ یَعْلَمُ الْعِبَادُ شُکْرَھَا''۔ (ترجمہ: کیا ہی عظیم نعمت ہے! کیا ہی اچھا ہوتا اگر بندے اس نعمت کی شکر گزاری کے فوائد جانتے۔) (شعب الایمان، ج:۶، ص:۲۶۸)

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی دعائے شکر

مدینے کے ایک شیخ کہتے ہیں کہ منیٰ میں حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دعا سے یہ الفاظ ظاہر ہوئے تھے:

كَمْ مِنْ نِعْمَةٍ أَنْعَمْتَهَا عَلَيَّ قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا شُكْرِيْ وَكَمْ مِنْ بَلِيَّةٍ ابْتَلَيْتَنِيْ بِهَا قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا صَبْرِيْ فَيَا مَنْ قَلَّ شُكْرِيْ عِنْدَ نِعَمِهٖ فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ وَيَا مَنْ قَلَّ صَبْرِيْ عِنْدَ بَلَائِهٖ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ وَيَا مَنْ رَاٰنِيْ عَلَى الْمَعَاصِيْ وَالذُّنُوْبِ الْعِظَامِ فَلَمْ يَهْتِكْ سِتْرِيْ وَيَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِيْ لَا يَنْقَضِيْ وَيَا ذَا النِّعَمِ الَّتِيْ لَا تَحُوْلُ وَلَا تَزُوْلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا۔ (شعب الایمان، ج:۶،ص:۳۲۳)

ترجمہ: اے میرے رب! تو نے مجھے اتنی نعمتوں سے نوازا کہ ان کے سامنے میری شکر گزاری کی کوئی حیثیت نہیں اور بہت سی آزمائشوں میں تو نے مجھے مبتلا فرمایا جن کے سامنے میرا صبر کم ہے۔ تو اے وہ ذات! جس کی نعمتوں کے مقابلے میں میرے شکر کی کوئی حیثیت نہیں لیکن اس نے مجھے اپنی نعمتوں سے محروم نہ رکھا۔ اے وہ رب جس کی آزمائشوں کے سامنے میرا صبر کم ہے لیکن مجھے تنہا نہ چھوڑا۔ اے وہ کریم! جس نے مجھے بڑے بڑے گناہ کرتے دیکھا ہے مگر میرے گناہوں کو بے نقاب نہ فرمایا۔ اے بھلائی والی ذات جس کی بھلائیاں کبھی ختم نہیں ہوتیں اور اے نعمتیں عطا فرمانے والے جس کی نعمتیں نہ کبھی روگردانی کرتی ہیں اور نہ ہی زائل ہوتی ہیں، درود و رحمت نازل فرما محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی آل و اولاد پر ہماری مغفرت فرما اور ہم پر رحم فرما۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی دعائے شکر

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی کسی نعمت کا مشاہدہ فرماتے تو یہ دعا پڑھنے سے پہلے اپنی نگاہیں اس سے نہ پھیرتے:

اَللّٰھُمَّ أَعُوْذُبِكَ أَنْ أُبَدِّلَ نِعْمَتَكَ كُفْرًا أَوْ أَكْفُرَهَا بَعْدَ مَعْرِفَتِهَا أَوْ أَنْسَاهَا فَلَا أُثْنِيَ بِهَا ۔ (شعب الایمان، ج:٦ ص:۳۰۲)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری نعمتوں کو جھٹلانے، انھیں جاننے کے بعد ان کی ناشکری کرنے یا انھیں بھول کر تیری حمد وثنا نہ کرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

حضرت امام حسن بصری کی دعاے شکر

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی گفتگو شروع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بِمَا خَلَقْتَنَا وَرَزَقْتَنَا وَهَدَيْتَنَا وَعَلَّمْتَنَا وَأَنْقَذْتَنَا وَفَرَّجْتَ عَنَّا لَكَ الْحَمْدُ بِالْإِسْلَامِ وَالْقُرْاٰنِ وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْمُعَافَاةِ كَبَتَّ عَدُوَّنَا وَبَسَطْتَ رِزْقَنَا وَأَظْهَرْتَ أَمْنَنَا وَجَمَعْتَ فُرْقَتَنَا وَأَحْسَنْتَ مُعَافَاتِنَا وَمِنْ كُلِّ وَاللّٰهِ مَا سَأَلْنَاكَ رَبَّنَا أَعْطَيْتَنَا فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيرًا لَكَ الْحَمْدُ بِكُلِّ نِعْمَةٍ أَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيْنَا فِي قَدِيمٍ أَوْ حَدِيثٍ أَوْ سِرٍّ أَوْ عَلَانِيَةٍ أَوْ خَاصَّةٍ أَوْ عَامَّةٍ أَوْ حَيٍّ أَوْ مَيِّتٍ أَوْ شَاهِدٍ أَوْ غَائِبٍ لَكَ الْحَمْدُ حَتّٰى تَرْضٰى وَلَكَ الْحَمْدُ إِذَا رَضِيْتَ ۔ (الشکر ابن ابی الدنیا، ج:۱ ص:۸)

ترجمہ: تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اے اللہ! اے ہمارے رب! تو نے جو ہمیں پیدا کیا، رزق دیا، ہدایت عطا فرمائی، ہمیں علم دیا، ہمیں بچایا اور ہم سے تکالیف دور فرمائیں، ان کے بدلے تیرے لیے حمد ہے، تیرے ہی لیے اسلام و قرآن کے بدلے حمد ہے، تیرے ہی لیے اہل و عیال، مال و دولت اور معافی کے بدلے بھی حمد ہے۔ تو نے ہمارے دشمنوں کو شکست دی، ہمارے لیے رزق پھیلایا، ہماری قوت کو غلبہ فرمایا، ہمارے تفرقے کو اتحاد میں تبدیل کیا، ہماری عافیت کو اچھا کیا اور بخدا ہم نے جو کچھ تجھ سے مانگا تو

نے عطا فرمایا۔ اے اللہ! اس پر تیری خوب خوب حمد ہے، جتنی نعمتیں ہیں، قدیم ہوں یا جدید، پوشیدہ ہوں یا ظاہر، خصوصی ہوں یا عمومی، باقی ہوں یا فانی، حاضر ہوں یا غائب ہر ایک کے بدلے تیرے ہی لیے حمد ہے۔ اتنی حمد جس سے تو راضی ہو جائے اور جب تو راضی ہو جائے اس وقت بھی تیرے لیے حمد ہے۔

حضرت طلق بن حبیب کی دعائے شکر

حضرت عندر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے حضرت طلق بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں یہ بتایا کہ وہ اپنی دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمَ الْخَائِفِيْنَ لَكَ وَخَوْفَ الْعَالِمِيْنَ بِكَ وَيَقِيْنَ الْمُتَوَكِّلِيْنَ عَلَيْكَ وَتَوَكُّلَ الْمُوْقِنِيْنَ بِكَ وَإِنَابَةَ الْمُخْبِتِينَ إِلَيْكَ وَإِخْبَاتَ الْمُنِيْبِيْنَ إِلَيْكَ وَشُكْرَ الصَّابِرِيْنَ لَكَ وَصَبْرَ الشَّاكِرِيْنَ لَكَ وَلِحَاقًا بِالْأَحْيَاءِ الْمَرْزُوْقِيْنَ عِنْدَكَ۔ (تاریخ الاسلام، ج:۷ ص:۱۲۲)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ڈرنے والوں کے علم، تجھے جاننے والوں کے خوف، تجھ پر بھروسہ رکھنے والوں کے یقین، تجھ پر یقین رکھنے والوں کے توکل، تیری بارگاہ میں عاجزی کرنے والوں کی توبہ، تیری طرف رجوع کرنے والوں کی عاجزی، تیرے صابرین بندوں کے شکر، تیرے شکر گزار بندوں کے صبر اور تیری بارگاہ میں (ظاہری دنیا میں وفات پانے کے باوجود) تیرے رزق سے لطف اندوز ہونے والے باحیات لوگوں سے ملنے کا سوال کرتا ہوں۔

شکر کی وہ دعائیں جو کسی کام سے پہلے یا بعد میں پڑھی جاتی ہیں

کسی کو تکلیف میں دیکھ کر پڑھی جانے والی دعاے شکر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی تکلیف زدہ شخص کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے، اسے وہ تکلیف کبھی لاحق نہیں ہوگی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔ (سنن الترمذی، ج:۵ ص:۴۹۳)

ترجمہ: تمام خوبیاں اللہ عزوجل کے لیے جس نے مجھے اس تکلیف سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا فرمایا اور اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت عطا فرمائی۔

سونے سے پہلے پڑھی جانے والی دعاے شکر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ۔ (صحیح مسلم، ج:۴، ص:۲۰۸۵)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، ہمیں بے نیاز بنایا اور اپنی پناہ دی، تو کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کے لیے نہ تو کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ ہی پناہ دینے والا۔

سو کر اٹھنے پر پڑھی جانے والی دعاے شکر

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم آرام فرمانے کا ارادہ فرماتے تو ''بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوْتُ وَأَحْيَا'' پڑھتے اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ أَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔

(صحیح البخاری، ج:۸ ص:۷۱)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے ہمیں موت دینے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

ایک روایت میں سوکر اٹھنے پر پڑھی جانے والی دعاے شکر اس طرح بیان کی گئی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَرَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ۔

(سنن الترمذی، ج:۵ ص:۴۷۲)

ترجمہ: تمام خوبیاں اللہ رب العزت کے لیے جس نے میرے جسم میں عافیت رکھی اور دوبارہ میری روح کو میرے بدن میں لوٹایا۔

کھانا کھانے کے بعد کی دعاے شکر

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھانا کھانے سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے تو اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ أَطْعَمَنِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔ (سنن ابن ماجہ، ج:۲ ص:۱۰۹۳)

ترجمہ: سب تعریف اور ستائش اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری قوت وطاقت کے بغیر مجھے یہ رزق عطا فرمایا۔

پسندیدہ یا ناپسندیدہ چیز دیکھنے پر دعاے شکر

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی محبوب چیز کو دیکھتے تو ’’اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ‘‘ (تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے کہ اسی کی نعمت سے تمام اچھائیاں مکمل ہوتی ہیں) اور جب کسی مکروہ

چیز کو دیکھتے تو ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ'' (ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) پڑھتے۔
(سنن ابن ماجہ، ج:۲ ص:۱۲۵۰)

طلوع شمس ہونے پر پڑھی جانے والی دعاے شکر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا، وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوبِنَا۔
(صحیح مسلم، ج:۱، ص:۵۶۴)

ترجمہ: تمام خوبیاں اللہ کے لیے جس نے ہمیں آج گرنے سے بچایا اور ہمیں ہمارے گناہوں کے سبب ہلاک نہیں کیا۔

کپڑا پہنتے وقت کی دعاے شکر

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کپڑا پہننے کے بعد یہ دعا پڑھے تو اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ۔ (سنن ابی داود، ج:۴ ص:۴۲)

ترجمہ: سب تعریف اور ستائش اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میری قوت وطاقت کے بغیر مجھے یہ عطا فرمایا۔

بیت الخلا سے نکلنے پر پڑھی جانے والی دعاے شکر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ وسلم جب بیت الخلا سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذٰى وَعَافَانِي۔ (سنن ابن ماجہ، ج:۱ ص:۱۱۰)

ترجمہ: تمام خوبیاں اللہ رب العزت کے لیے جس نے مجھ سے تکلیف دور کر کے عافیت بخشی۔

پانی پینے کے بعد کی دعاے شکر

حضرت ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پانی نوش فرمالیتے تو یہ پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَہٗ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِہٖ وَلَمْ یَجْعَلْہُ مَالِحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا ۔ (شعب الایمان، ج:۶ ص:۲۷۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی کے لیے تمام حمد ہیں جس نے اپنی رحمت سے اس پانی کو میٹھا بنایا اور ہمارے گناہوں کی بنا پر نمکین اور کھارا نہ بنایا۔

آئینہ دیکھتے وقت کی دعاے شکر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آئینے میں اپنا چہرۂ انور دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ فَعَدَلَہٗ وَ کَرَّمَ صُوْرَۃَ وَجْھِیْ فَحَسَّنَھَا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ (شعب الایمان، ج:۶، ص:۲۶۱)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے جس نے میری صورت ٹھیک بنائی، میرے چہرے کی شکل کو باعزت بنا کر خوبصورت بنایا اور مجھے مسلمان بنایا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام شکر

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ رب العزت کے حبیب ہیں، اللہ رب العزت نے اپنے فیض و کرم سے آپ کو کیا کچھ عطا کیا سواے اللہ تعالیٰ اور خود آپ کے کوئی نہیں جانتا، یوں کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کو تمام نعمتوں کا مالک و مختار بنایا تو بے جا نہ ہوگا۔ لیکن ان تمام فیض و کرم کے باوجود آپ کی عبادت و ریاضت کا انداز بالکل نرالا ہوا کرتا۔

آپ نے جس طرح اپنے رب تعالیٰ کا شکر بجالایا اس کی نظیر کا پایا جانا جس طرح زمانۂ مستقبل میں تا قیامت محال ہے، یوں ہی خلقتِ آدم سے آپ کی بعثت اور آپ کے

زمانے میں بھی محال ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعلق سے یہ حدیث مروی ہے کہ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا ہے:

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں اتنی دیر تک نوافل ادا کرتے کہ آپ کے قدم ناز میں ورم آجاتے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ سے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ حالاں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر قسم کے گناہوں سے منزہ ومبرہ فرمادیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا پھر میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ بننا پسند نہ کروں؟ جب عمر زیادہ ہوگئی۔ اس وقت بھی آپ بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تو قیام فرما کر کچھ آیتیں تلاوت کرتے اس کے بعد رکوع فرماتے۔

(صحیح البخاری، ج:٦،ص:١٣٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوال کے جواب میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ میں شکر گزار بندہ نہ بنوں، اس کا مطلب یہ تھا کہ میری یہ نماز اسی نعمتِ عظمیٰ کے شکرانے میں ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے گناہوں سے منزہ فرما کر مجھ پر فرمائی ہے۔

خیال رہے کہ ہم لوگ عبد ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم عبدہٗ ہیں، ہم لوگ شاکر ہو سکتے ہیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم شکور ہیں۔ یعنی ہر طرح ہر وقت ہر قسم کا اعلیٰ شکر کرنے والے مقبول بندے۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ جنت کی لالچ میں عبادت کرنے والے تاجر ہیں، دوزخ کے خوف سے عبادت کرنے والے عبد ہیں، مگر شکر کی وجہ سے عبادت کرنے والے احرار ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ج:۲ص:۴۴۹)

شکر گزاری کو مال و دولت پر ترجیح

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي أَنْ يَّجْعَلَ بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ: لَا يَا رَبِّ وَلَكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ وَإِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَذَكَرْتُكَ۔ (شعب الایمان، ج:۳،ص:۶۰)

ترجمہ: میرے رب نے میرے لیے یہ پیشکش کی کہ مکہ کی وادی سونے کی بنا دی جائے۔ میں نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے یہ نہیں چاہیے۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ ایک دن کھانا کھاؤں اور ایک دن بھوکا رہوں، کیوں کہ جس دن بھوکا رہوں گا اس دن تیرے سامنے گریہ وزاری کروں گا اور جس دن شکم سیر رہوں گا اس دن تیری حمد وثنا اور تیرے ذکر میں مشغول رہوں گا۔

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کے واقعات شکر

اسلافِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی حیاتِ طیبہ کے شکر سے متعلق چند واقعات یہاں بیان کیے جاتے ہیں جنھیں مطالعہ کر کے ہم میں بھی شکر گزار بندہ بننے کا جذبہ پیدا ہوگا۔

مال و دولت کے چھن جانے کے باوجود شکر گزاری

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو دنیا کی بہت سی دولت سے نوازا گیا، بعد میں وہ تمام مال و دولت ان سے چھین لی گئی لیکن اس کے باوجود وہ برابر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے، یہاں تک کہ ان کے پاس بچھانے کے لیے محض ایک چٹائی ہی باقی رہ گئی، پھر جب ایک دوسرے شخص کو دنیاوی مال عطا کیا گیا تو اس نے ان سے کہا کہ اب تم کس چیز پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے ہو؟ انھوں نے کہا کہ میں ان چیزوں کے بدلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا ہوں کہ اگر پوری مخلوق کی دولت بھی مجھے دے دی جائے تو میں وہ چیزیں انھیں نہ دوں۔ اس نے کہا: ایسی کون سی چیزیں ہیں؟ انھوں نے کہا: کیا تمھیں اپنی آنکھیں، زبان، ہاتھ اور پیر نظر نہیں آتے؟ (شعب الایمان، ج:۶،ص:۲۶۶)

لاکھوں دراھم اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت کے برابر نہیں

ایک شخص حضرت یونس بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اپنی تنگ حالی کا شکوہ کرنے لگا، اس پر حضرت یونس بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا: جن آنکھوں سے تو دیکھتا ہے کیا تو ایک لاکھ درہموں کے بدلے انھیں فروخت کرنے پر راضی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ دوبارہ انھوں نے پوچھا: کیا اتنی رقم میں اپنے پیر دینے پر راضی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ دیگر نعمتیں یاد دلاتے ہوئے اسی طرح پوچھتے رہے حتی کہ آخر میں آپ نے فرمایا: میں تو تیرے پاس لاکھوں دراہم دیکھ رہا ہوں اس کے باوجود تو اپنی محتاجی کا شکوہ کرتا ہے؟ (شعب الایمان، ج:۶،ص:۲۶۶)

پچاس سال کی عبادت اور درد سے شفایابی

حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ ایک عابد نے اللہ تعالیٰ کی پچاس سال تک عبادت کی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے الہام کیا کہ میں نے تیرے گناہ معاف کردیے ہیں۔ اس پر اس نے عرض کی: اے میرے رب! میں نے تو کوئی گناہ نہیں کیا، تو تونے کون سے گناہ معاف کردیے؟ اس کی اس ناشکری پر اللہ تعالیٰ نے اس کی گردن کی ایک رگ میں درد پیدا فرمادیا، جس کی وجہ سے نہ وہ سوسکا اور نہ نماز پڑھ سکا۔ پھر جب اس کا درد ختم ہوا تو اسے نیند لگ گئی، ایک فرشتہ اس کے پاس آیا تو اس نے اس سے شکایت کرتے ہوئے کہا: میری رگ میں کیوں کر درد اٹھا؟ فرشتے نے جواب دیا کہ تیرا رب ارشاد فرماتا ہے کہ تیری پچاس سالوں کی عبادت اس رگ کے ٹھیک ہونے کے شکرانے کے برابر ہے۔

(شعب الایمان، ج:۶،ص:۳۴۳)

حضرت ابو قلابہ کی شکر گزاری کا واقعہ

حضرت عبد اللہ بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مہم کے سلسلے میں مصر کے ایک ساحلی علاقے میں مقیم تھے، ٹہلتے ہوئے ایک بار ساحل سمندر پر جانکلے، وہاں دیکھا کہ خیمے میں ہاتھ،

پاؤں سے معذور اور آنکھوں کی بینائی سے محروم ایک شخص پڑا ہوا ہے۔اس کے جسم میں صرف اس کی زبان سلامت ہے۔ایک طرف اس کی یہ حالت ہے اور دوسری طرف وہ بآواز بلند کہہ رہا ہے:

''میرے رب! مجھے اپنی نعمتوں پر شکر کی توفیق عطا فرما، مجھے تو نے اپنی مخلوق میں بہتوں پر فضیلت اور فوقیت بخشی ہے۔اس فوقیت پر مجھے حمد وثنا کی توفیق عطا فرما''۔

آپ نے یہ دعا سنی تو آپ کو بڑی حیرت ہوئی کہ ایک آدمی اپنے ہاتھ پاؤں سے معذور ہے بینائی سے محروم ہے، جس میں زندگی کی تازگی کا کوئی اثر نہیں اور وہ اللہ سے نعمتوں پر شکر کی دعا مانگ رہا ہے۔آپ نے اس کے پاس آکر سلام کیا اور پوچھا:

حضرت! آپ اللہ تعالیٰ کی کس نعمت اور فوقیت پر شکر اور حمد وثنا کی توفیق کے خواستگار ہیں؟ معذور شخص نے جواب میں فرمایا:

آپ کو کیا معلوم میرے رب کا میرے ساتھ کیا معاملہ ہے۔بخدا اگر وہ آسمان سے آگ برسا کر مجھے راکھ کر دے، پہاڑوں کو حکم دے کہ مجھے کچل دیں، سمندروں کو حکم دے کہ مجھے غرق کر دیں اور زمین کو حکم دے کہ وہ مجھے نگل جائے، تو میں کیا کر سکتا ہوں۔میرے ناتواں جسم میں زبان کی بے بہا نعمت کو تو دیکھیے کہ یہ سالم ہے۔کیا صرف اس ایک زبان کی نعمت کا میں زندگی بھر شکر ادا کر سکتا ہوں؟ پھر فرمانے لگے۔میرا چھوٹا بیٹا میری خدمت کرتا ہے۔خود میں معذور ہوں، زندگی کی ضروریات اسی کے سہارے پوری ہوتی ہیں، لیکن وہ تین دن سے غائب ہے، معلوم نہیں کہ کہاں ہے؟ آپ اس کا پتا کرلیں تو مہربانی ہوگی۔

ایسے صابر وشاکر اور محتاج انسان کی خدمت سے بڑھ کر اور سعادت کیا ہو سکتی ہے؟ آپ نے بیابان میں اس کی تلاش شروع کی تو یہ دردناک منظر دیکھا کہ مٹی کے دو تودوں کے درمیان ایک لڑکے کی لاش پڑی ہوئی ہے، جسے جگہ جگہ سے درندوں اور پرندوں نے نوچ رکھا ہے۔یہ اسی معذور شخص کے بیٹے کی لاش تھی۔اس کی لاش اس طرح بے گور وکفن دیکھ کر

آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور یہ فکر لاحق ہوئی کہ اس کے معذور والد کو اس المناک حادثے کی اطلاع کیسے دوں، ان کے پاس گئے اور ایک لمبی تمہید کے بعد انھیں اطلاع کردی۔ بیٹے کی وحشت ناک موت سے کس کا جگر پارہ پارہ نہ ہو، لیکن خبر سن کر معذور والد کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے، دل پر غموں کے بادل چھا جائیں تو آنکھوں سے اشکوں کی برسات شروع ہو جاتی ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے کہ غم کا غبار اشکوں میں ڈھل کر نکل جاتا ہے۔ شکوہ شکایت کے بجائے فرمانے لگے:

حمد و ستائش اس ذات کے لیے جس نے میری اولاد کو اپنا نافرمان نہیں پیدا کیا اور اسے جہنم کا ایندھن بننے سے بچایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ پڑھا اور ایک چیخ کے ساتھ سعید روح نے فانی جہان سے آزادی حاصل کرلی۔

ان کی اس طرح اچانک موت پر حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ گئے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ کچھ لوگ اس طرف نکلے، رونے کی آواز سنی، خیمے میں داخل ہوئے، میت کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو اس سے لپٹ گئے، کوئی ہاتھ چومتا، کوئی آنکھوں کو بوسہ دیتا۔ ساتھ ساتھ کہتے جاتے:

ہم قربان ان آنکھوں پر جنھوں نے کبھی کسی غیر محرم کو نہیں دیکھا، ہم فدا اس جسم پر جو لوگوں کے آرام کے وقت بھی اپنے مالک کے سامنے سجدہ ریز رہتا، جس نے اپنے رب کی کبھی نافرمانی نہیں کی۔ آپ یہ صورت حال دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔ پوچھنے لگے: یہ کون ہیں؟ ان کا کیا تعارف ہے؟ لوگوں نے کہا: آپ ان کو نہیں جانتے؟ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ کے سچے عاشق، حضرت ابن عباس کے شاگرد اور مشہور محدث حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

صبر و استقامت کے پیکر اور تسلیم و رضا کے بلند مقام کے حامل حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تجہیز و تکفین اور نماز و تدفین سے فارغ ہونے کے بعد آپ رات کو سوئے تو خواب میں دیکھا کہ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت کے باغات میں سیر و تفریح کر رہے ہیں،

جنتی لباس زیب تن ہے اور یہ آیت تلاوت فرمارہے ہیں:

سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ○ (سورۂ رعد، آیت: ۲۴)

ترجمہ: سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔

جی ہاں میں وہی شخص ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں چند بلند مراتب اور درجات ایسے ہیں جن تک رسائی، مصیبت میں صبر، راحت میں شکر اور جلوت وخلوت میں خوف خدا کے بغیر ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسی صبر وشکر کی بدولت مجھے ان نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔

(الثقات لابن حبان، ج:۵،ص:۴)

ناشکری عذابِ خدا کا سبب

کسی انسان سے ناشکری کا صدور اسی وقت ہوتا ہے جب وہ اس بات کو فراموش کردیتا ہے کہ جو نعمت اسے ملی ہے وہ من جانب اللہ ملی ہے اور اس قسم کی جہالت گویا اللہ تعالیٰ کی ذات سے ناواقف ہونا ہے اور اللہ رب العزت کی ذات سے جاہل رہنا ہی سب سے بڑا عذاب وعقاب ہے۔ (ملخص از تفسیر رازی، ج:۱۹ص:۶۷)

اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکُمْ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ۔ (سورۂ ابراہیم، آیت:۷)

ترجمہ: اور یاد کرو جب تمہارے رب نے سنادیا کہ اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ اللهَ لَیُمَتِّعُ بِالنِّعْمَةِ مَا شَاءَ فَإِذَا لَمْ یُشْکَرْ عَلَیْهَا قَلَّبَهَا عَذَابًا۔

(فصل الخطاب فی الزہد والرقائق والآداب، ج:۶ص:۲۶۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جب تک چاہے اس وقت تک اپنی نعمتوں سے فائدہ پہنچاتا ہے لیکن جب کسی نعمت کا شکرادا نہ کیا جائے تو اس نعمت کو عذاب میں تبدیل فرمادیتا ہے۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے:

أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَنْعَمَ عَلٰى قَوْمٍ سَأَلَهُمُ الشُّكْرَ فَإِذَا شَكَرُوْهُ كَانَ قَادِرًا عَلٰى أَنْ يَّزِيْدَهُمْ فَإِذَا كَفَرُوْهُ كَانَ قَادِرًا عَلٰى أَنْ يَّقْلِبَ نِعْمَتَهٗ عَلَيْهِمْ عَذَابًا۔ (شعب الایمان، ج:٦ ص:۲۹۷)

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو نعمت عطا فرماتا ہے تو ان سے شکر کا مطالبہ بھی فرماتا ہے۔ اگر وہ شکر کریں تو اللہ تعالیٰ انھیں مزید دینے پر بھی قادر ہے اور اگر ناشکری کریں تو وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ اپنی عطا کردہ نعمتوں کو عذاب میں تبدیل فرمادے۔

مذکورہ آیت اور اقوال سے پتا چلتا ہے کہ نعمتوں کی ناشکری کرنا گویا اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دینا ہے۔

ناشکری کے نقصانات

ناشکری کا مطلب ہے نعمتوں کی قدر نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ شکر کرنے والے کے شکر کرنے سے بے نیاز ہے اور وہ لوگ جو کفران نعمت کرتے ہیں وہ اپنے اس کام کی وجہ سے خود ہی پریشانیوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ ہم یہاں ناشکری کے چند نقصانات بیان کرتے ہیں:

نعمت کا زوال

ناشکری کے نقصانات میں سے ایک بنیادی نقصان یہ ہے کہ اس سے موجودہ نعمتوں کا بھی خاتمہ ہوجاتا ہے۔ حضرت شیخ ابن عطاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النِّعَمَ فَقَدْ تَعَرَّضَ لِزَوَالِهَا وَمَنْ شَكَرَهَا فَقَدْ

قَيَّدَهَا بِعِقَالِهَا۔ (التحریر والتنویر، ج:۱ص:۵۱۲)

ترجمہ: جو نعمتوں پر شکرادا نہیں کرتا گویا وہ ان کے زوال کا سامان پیدا کرتا ہے اور جو شکرادا کرتا ہے گویا وہ نعمتوں کو رسی سے باندھ کر رکھتا ہے۔

ہلاکت وبربادی

نعمتوں کے بدلے اظہارِ ناشکری کا ایک منفی نتیجہ ہلاکت و بربادی بھی ہے۔ امام رازی علیہ الرحمہ سورۂ انعام کی آیت نمبر ۵۴ کے تحت ارشاد فرماتے ہیں:

وَذٰلِكَ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ لِكُفْرَانِ النِّعْمَةِ أَثَرًا عَظِيمًا فِي حُصُولِ الْهَلَاكِ وَالْبَوَارِ۔ (تفسیر الرازی، ج:۱۵ص:۴۹۶)

ترجمہ: اور یہ (فرعونیوں کو غرقِ آب کرکے ہلاک کرنا) اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نعمتوں کی ناشکری ہلاکت و بربادی کا ایک عظیم سبب ہے۔

سخت عذاب

سورۂ ابراہیم کی آیت نمبر:۸ کے تحت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں: وَالِاشْتِغَالَ بِكُفْرَانِ النِّعَمِ يُوجِبُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ۔

(تفسیر الرازی، ج:۱۹ص:۶۷)

ترجمہ: نعمتوں کی ناشکری میں مشغول ہونا سخت عذاب کا باعث ہے۔

یوں ہی تفسیر روح البیان میں ہے:

فَاِنَّ كُفْرَانَ النِّعْمَةِ مُسْتَتْبِعٌ لِلْعَذَابِ كَمَا اَنَّ شُكْرَهَا مُسْتَلْزِمٌ لِّزِيَادَتِهَا۔ (روح البیان، ج:۶ص:۲۹۶)

ترجمہ: جس طرح نعمتوں پر شکر گزاری کرنا نعمتیں بڑھاتا ہے، یوں ہی ناشکری کرنا عذاب کو دعوت دیتا ہے۔

ناشکری کے اسباب

دو اسباب کی بنیاد پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں کوتاہی واقع ہوتی ہے۔

ایک یہ کہ بندے کو اس بات کی خبر ہی نہیں کہ اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتیں کس حد تک ہیں، حالاں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتیں بہت زیادہ ہیں۔ خود ارشاد فرماتا ہے:

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۔ (پارہ: ۱۳، سورۂ ابراہیم، آیت: ۳۴)

ترجمہ: اور تمھیں بہت کچھ منہ مانگا دیا اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کرسکو گے۔

دوسرا سبب یہ ہے کہ جو نعمتیں عام ہیں انسان انھیں نعمت سمجھتا ہی نہیں ہے اور اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا۔ مثال کے طور پر ہوا جسے انسان سانس کے طور پر اپنے اندر کھینچتا ہے جس کے ذریعے اس کی زندگی باقی ہے۔ اس سے پتا چلا کہ ہوا انسان کے لیے ایک عظیم نعمت ہے کہ اس سے اس کی زندگی باقی ہے۔

ناشکری سے بچنے کے ذرائع

جو شخص عام نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتا جیسے ہوا، سورج وغیرہ کہ آنکھیں انھیں دیکھتی ہیں، انسان انھیں محسوس کرتا ہے، لیکن وہ سمجھتا ہے کہ مال و دولت ہی بس نعمت ہے، اس کو سمجھنا چاہیے کہ اس طرح خیال کرنا محض نادانی ہے۔ نعمت اگر عام ہی ہو پھر بھی وہ نعمت ہے، اس لیے اس پر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

جن خاص نعمتوں سے انسانوں کو نوازا گیا ہے مثلاً عقل، اخلاق وغیرہ ان میں بھی عام طور پر ہر کسی کا یہ دستور ہے کہ وہ اپنی عقل کو اور اپنے اخلاق کو دوسروں سے بہتر سمجھتا ہے، اسی وجہ سے وہ دوسروں کو بے وقوف اور بد اخلاق تصور کرتا ہے۔ اسے جاننا چاہیے کہ ہر انسان

میں ایسے ہزاروں عیوب ہیں جن کو اس کا دل جانتا ہے اور کوئی دوسرا نہیں جانتا، اس لیے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جو ستار العیوب ہے اس نے ان عیبوں پر پردہ ڈال رکھا ہے۔ صرف یہی نہیں، بلکہ انسان کے ذہن و دل میں جو باتیں گزرتی ہیں اگر وہ لوگوں کو معلوم ہو جائیں تو وہ بڑی پریشانی میں مبتلا ہو جائے۔ یہی بات ہر کسی کے حق میں بہت بڑی نعمت ہے اور ہر کسی کو اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

ناشکری سے بچنے کا ایک خاص طریقہ یہ ہے کہ ان نعمتوں میں غور کرنا چاہیے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسے عطا کی ہیں اور جو چیزیں اسے نہیں ملی ہیں ان کی فکر نہیں کرنی چاہیے، کیوں کہ دوسروں کو ملی ہوئی نعمتوں پر نظر رکھنے والے عموماً حسد، جلن اور ناشکری کے شکار ہو جاتے ہیں۔